بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہٖ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

دورِ جدید میں ایک نئی روحانی بیماری

وَلَقَدۡ جَآءَکُمۡ یُوۡسُفُ مِنۡ قَبۡلُ بِالۡبَیِّنٰتِ فَمَا زِلۡتُمۡ فِیۡ شَکٍّ مِّمَّا جَآءَکُمۡ بِہٖ ؕ حَتّٰۤی اِذَا ہَلَکَ قُلۡتُمۡ لَنۡ یَّبۡعَثَ اللّٰہُ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ رَسُوۡلًا ؕ کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰہُ مَنۡ ہُوَ مُسۡرِفٌ مُّرۡتَابُ۔ (مومن۔۳۵)

اس سے پہلے یوسفؑ تمہارے پاس بیّنات (دلائل) لے کر آئے تھے مگر تم اِسکے بارے میں جو وہ تمہارے پاس لائے شک ہی میں رہے، یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گیا، تو تم نے کہنا شروع کیا کہ اللہ اِسکے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں کریگا۔ اِسی طرح اللہ ہر حد سے گذرنے والے (اور) شبہ کرنیوالے کو گمراہ قرار دیتا ہے۔

جناب مشتاق احمد ملک صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاۃ۔

اُمید ہے آپ بفضل اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہونگے آمین۔ خاکسار کی طبیعت بھی قدرے بہتر ہے۔ دُعا کریں اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے کامل شفاء عطا فرمائے آمین۔ ملک صاحب! آپ نے مورخہ ۱۸/ مارچ ۲۰۰۸ء کو میری طرف ایک پمفلٹ بنام ’’آئین پاکستان اور مسلمان فرقہ احمدیہ‘‘ بھیجا تھا اور ساتھ ہی درج ذیل درخواست بھی کی تھی:۔

"I shall appreciate if you please give your response and highlight the contents of this pamphlet where you feel you disagree with the beliefs of Lahori Jamaat.Your response will be a source of light to so many Ahmadies who have failed to understand and recognize the status of Hazrat Masih Maud AS."

خاکسار نے آپکی درخواست کو قبول کرتے ہوئے آپکے بھیجے ہوئے پمفلٹ ’’آئین پاکستان اور مسلمان فرقہ احمدیہ‘‘ کو بغور دو دفعہ پڑھا۔ قرآن مجید پر غور و فکر کرنے کیساتھ ساتھ اِس موضوع سے متعلقہ حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کی کُتب کا بھی مطالعہ کیا۔ بعد ازاں تقویٰ، دیانتداری اور غیر جانبداری کیساتھ میں نے ایک مفصل مضمون بعنوان ’’حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کا مقام و مرتبہ‘‘ لکھنا شروع کیا۔ میرا مقصد چونکہ نیک تھا اور اب بھی نیک ہے۔ میں نے آپکا بھیجا ہوا لاہوری گروپ کا پمفلٹ اپنی ویب سائٹ www.alghulam.com پر لگا دیا اور اِس کیساتھ ہی ایک صفحہ کا ایک اِعلان بھی اِس غرض سے لگا دیا تا کہ سب قسم کے احمدی (قادیانی اور لاہوری وغیرہ وغیرہ) اِس پمفلٹ کو بغور پڑھ لیں۔ بعد ازاں حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کے مقام و مرتبہ کے متعلق میرا مضمون بھی پڑھیں اور پھر تقابلی رنگ میں حضرت مرزا صاحبؑ کے مقام و مرتبہ کا از خود جائزہ لیتے ہوئے اپنے طور پر حضورؑ کے مقام و مرتبہ کا تعین کر لیں۔ اِس مضمون کی اہمیت کے پیش نظر جتنا وقت اور جتنی توجہ میں نے اِس کو لکھنے کیلئے دی شاید ہی کسی دوسرے مضمون کو دی ہوگی۔

ملک صاحب! میں نے مضمون لکھ کر آپکی طرف بھیج دیا اور ساتھ ہی اَفادۂ عام کیلئے اپنی ویب سائٹ پر بھی لگا دیا۔ آپ پر فرض تھا کہ جس طرح آپ نے مجھ سے ’’آئین پاکستان اور مُسلمان فرقہ احمدیہ‘‘ پر تبصرہ کرنے کیلئے کہا تھا۔ اِسی طرح احباب جماعت لاہور سے بھی کہتے کہ وہ اِس عاجز کے مضمون پر تبصرہ کریں۔ احباب جماعت لاہور بھی اَخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہی اُسلوب اَختیار کرتے جو اِس عاجز نے کیا ہے یعنی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے میں نے آپکا مُرسَلہ پمفلٹ اپنی ویب سائٹ پر لگایا اور ساتھ ہی اِس پمفلٹ پر تبصرہ کرنے کا وعدہ بھی کیا اور اَزاں بعد یہ وعدہ اِیفا بھی کیا۔ ملک صاحب! مجھے اَفسوس ہے کہ آپ حضرات نے ایسا نہ کیا۔ میرا مضمون پڑھنے کے بعد مورخہ ۹/ جولائی ۲۰۰۸ء کو آپ نے مجھے ایک اِی میل ارسال کی۔ اِس اِی میل میں آپ نے میرے مضمون کی حقانیت اور جامعیّت کا اقرار کیا لیکن ساتھ ہی بعض نکات کی طرف میری توجہ بھی مبذول کروائی۔ لگتا ہے یہ اِی میل آپکے انفرادی تاثرات تھے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"I have gone through this article and Masha Allah you have given a very detailed and comparative response and I hope other Ahmadies shall also realize this and understand the real status of Hazrat Masih Maud AS."

ملک صاحب! ایک سال قبل آپ نے میرے ساتھ بذریعہ ٹیلی فون حضرت مرزا صاحبؑ کے نبی ہونے یا نہ ہونے کی بحث شروع کی تھی۔ میں نے اِس موضوع پر ایک آدھ دفعہ

آپ سے بات کر کے آپ سے درخواست کی تھی کہ ایسی دقیق علمی باتوں کے فیصلے ٹیلی فون پر نہیں ہوا کرتے۔ آپ جب کبھی میرے ہاں تشریف لائیں گے تو پھر اِس موضوع پر کھل کر بات کریں گے۔ یہ ایک بڑا وسیع اور پیچیدہ موضوع ہے۔ اب آپ نے ۱۸/مارچ ۲۰۰۸ء کو خود ہی مجھے اِس موضوع پر لکھنے کی درخواست کی ہے۔ میں نے جو حقیقت دلائل کے ساتھ اِس مضمون میں ثابت کی ہے بہرحال اِس وقت تک میرے علم اور عقیدے کے مطابق یہی قطعی حقیقت ہے۔ ہاں کسی برگزیدہ اِنسان کو نبی ماننا یا نہ ماننا آپکا اختیار ہے۔ آپ اِس میں آزاد ہیں۔ خاکسار آپ اور احباب جماعت لاہور کو دعوت دیتا ہے کہ آپ میرے دلائل کو جھٹلا کر تقویٰ اور دیانتداری کے ساتھ حضرت مرزا صاحبؑ کو اُمتی ،ظلی اور غلام نبی کی بجائے صرف مُحدّث ثابت کر کے دکھا دیں تو میں آپ لوگوں کو منہ مانگا اَنعام دونگا۔ ملک صاحب! آپ میرے دلائل کو کبھی بھی جھٹلا نہیں سکتے کیونکہ یہ اتنی سادہ اور آسان بات نہیں جتنی آپ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اب یہ آپ کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ آپ احباب جماعت لاہور کے علماء سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی اِس سلسلہ میں مدد کریں ۔آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ افرادِ جماعت احمدیہ کی اکثریت اُردو زبان کو سمجھتی ہے۔ ہمارے آقا حضرت مرزا صاحبؑ کا تقریباً سارا لٹریچر اُردو زبان میں ہے۔ آپکا بھیجا ہوا پمفلٹ ’’آئین پاکستان اور مسلمان فرقہ احمدیہ‘‘ بھی اُردو زبان میں تھا اور میں نے اِس کا جواب بھی اُردو زبان میں لکھا ہے۔ لہٰذا اَب آپ پر بھی یہ فرض ہے کہ میرے مضمون کا جواب اُردو میں لکھیں یا لکھوائیں۔ اور لکھیں یا لکھوائیں بھی اِس طرح جس طرح میں نے پہلے آپکے پمفلٹ کو اپنی ویب سائٹ پر لگایا اور پھر اِس پمفلٹ کے جواب کو آپکی طرف بھی بھیجا ہے اور ویب سائٹ پر بھی لگایا ہے۔ اسی طرح احباب جماعت لاہور بھی اَخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے میرا مضمون اپنی ویب سائٹ www.aaiil.org پر بھی لگائیں اور ساتھ ہی عام احمدیوں کیلئے چند سطور کا یہ اِعلان بھی شائع کر دیں کہ چونکہ عبدالغفار جنبہ کے مضمون میں کچھ خامیاں ہیں لہٰذا ہم اِن خامیوں کی دلائل کیساتھ اِصلاح کر کے ایک جوابی مضمون بسلسلہ ’’حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کا مقام و مرتبہ‘‘ نہ صرف اپنی ویب سائٹ پر لگائیں گے بلکہ یہ مضمون عبدالغفار جنبہ کی طرف بھی بھیجیں گے۔ اور یقیناً یہ عاجز بھی احباب جماعت لاہور کے اِس جوابی تبصرے کا اِنتظار کرے گا۔ اب میں درج ذیل سطور میں آپ کی دونوں ای میلز کا جواب اِختصار کے ساتھ لکھتا ہوں۔ آپ اپنی ۹/جولائی ۲۰۰۸ء کی ای میل میں فرماتے ہیں:۔

"Intererestly what you have mentioned in your article about both the Jamaats going into Afraat and Tafreet, last year I met the sister (aapa Zubaida) of Dr. Karim Saeed Pasha, the Amir of Lahore Jamaat here in Austin and I said the same thing to her that I feel that Qadianies have gone into Afraat in their beliefs about Hazrat Masih Maud AS and Lahories have gone into Tafreet.She disagreed with what I said about Lahore Jamaat's beliefs."

ملک صاحب! یاد رکھیں کہ حقائق بڑے تلخ ہوتے ہیں اور لوگ اِنہیں اتنی جلدی اور اتنی آسانی کیساتھ تسلیم نہیں کیا کرتے۔ وہ مفروضے قائم کرتے اور چاہتے ہیں کہ وقت اِن پر مہر تصدیق ثبت کر دے۔ نہیں ایسا نہیں ہوتا۔ وقت ایک کاٹ دینے والی تلوار ہے جانچے بغیر وہ سچ کو بھی سچ نہیں مانتا چہ جائیکہ وہ جھوٹ کو سچ تسلیم کر لے۔ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ دلائل کیساتھ لکھا ہے۔ اگر لاہوری گروپ سمجھتا ہے کہ وہ تفریط کا شکار نہیں ہوئے تو میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرے اِس مؤقف (حضرت مرزا صاحبؑ اُمتی ،ظلی اور غلام نبی ہیں) کو بذریعہ دلائل جھٹلا کر حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کو صرف ’’محدّث‘‘ ثابت کر کے دکھا دیں؟ ملک صاحب! آگے آپ لکھتے ہیں:۔

"Although you have covered all the areas but I feel you have missed 2 very important points. You may add this two points narrated by Hazrat Masih Maud AS if you so wish;"

ملک صاحب! آپ کے مذکورہ دو کی بجائے تین نکات کا ذکر کرنے سے پہلے میں آپ سے درخواست کرونگا کہ آپ جب کسی مدعی کے دعویٰ کو پرکھنا چاہیں تو ضرور پرکھیں لیکن تقویٰ ،دیانتداری اور غیر جانبداری کیساتھ۔ اگر کوئی اِنسان تعصب اور جانبداری کیساتھ حضرت محمد ﷺ کے دعویٰ کو بھی پرکھے گا تو اُسے حضرت محمد ﷺ بھی نعوذ باللہ صادق نظر نہیں آئیں گے اور وہ شخص اپنی مخالف رائے کیلئے بہت سارے نکات نکال لے گا۔ اب میں آپکے تینوں نکات کی طرف آتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"1. ibtada he say mera yah mazhab hai keh mairay dawa kay inkaar say koi shaks Kafir ya Dajjal nahi hoe jaata. Taryaqul-Quloob page 130."

ملک صاحب! آپ نے یہ جو الفاظ لکھے ہیں یہ پورا حوالہ نہیں بلکہ حضرت مرزا صاحب کے مفصل بیان میں سے کچھ مخصوص الفاظ ہیں۔ زیادہ بہتر ہوتا اگر آپ اپنے مذکورہ حوالے سے آگے تریاق القلوب کے چند صفحات اور بھی پڑھ لیتے کیونکہ تقویٰ اور دیانتداری کا یہی تقاضا تھا۔ خاکسار ذیل میں آپ کے حوالے کا سیاق وسباق درج کرتا ہے۔ حضرت

بانئ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

’’ابتداء ہی سے میرا یہ مذہب ہے کہ میرے دعویٰ کے اِنکار سے کوئی شخص کافر یا دجّال نہیں ہوسکتا۔ہاں ضال اور جادۂ صواب سے منحرف ضرور ہوگا۔اور میں اس کا نام بے ایمان نہیں رکھتا۔ہاں میں ایسے سب لوگوں کو ضال اور جادۂ صدق وصواب سے دور سمجھتا ہوں جو اُن سچائیوں سے اِنکار کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے میرے پر کھولی ہیں۔میں بلا شبہ ایسے ہر ایک آدمی کو ضلالت کی آلودگی سے مبتلا سمجھتا ہوں جو حق اور راستی سے منحرف ہے۔لیکن میں کسی کلمہ گو کا نام کافر نہیں رکھتا جب تک وہ میری تکفیر اور تکذیب کر کے اپنے تئیں خود کافر نہ بنالیوے۔‘‘ (تریاق القلوب ۱۹۰۰ء۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۳۲ تا ۴۳۳)

حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ نے اپنا یہ عقیدہ ۱۹۰۰ء میں ظاہر فرمایا تھا کہ میرے دعویٰ کے اِنکار سے کوئی شخص کافر یا دجّال نہیں ہوسکتا اور اپنے اِن الفاظ کے چند سطروں کے بعد آپؑ نے فرمادیا تھا کہ ’’جو شخص میری تکفیر کرتا ہے یا تکذیب کرتا ہے وہ اِس تکفیر یا تکذیب کے باعث خود کافر ہوجاتا ہے‘‘ جیسا کہ درجِ بالا آپؑ کے الفاظ سے یہ ثابت ہے۔یہاں پر بعض لوگ سوال اُٹھاتے ہیں کہ جن لوگوں نے حضرت مرزا صاحبؑ کو نعوذ باللہ کاذب نہیں کہا ہے لیکن ساتھ ہی آپکے دعویٰ پر ایمان بھی نہیں لائے ہیں تو وہ کافر کیسے ہوسکتے ہیں؟؟ یاد رہے کہ جو شخص حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ پر ایمان نہیں لایا تو اُسکے ایمان نہ لانے کی وجہ کیا تھی؟ میں جواباً عرض کرتا ہوں کہ اُس کے ایمان نہ لانے کی وجہ یہ تھی کہ وہ آپکو نعوذ باللہ کاذب یعنی مفتری علی اللہ سمجھتا تھا ورنہ کوئی بھی متقی اِنسان ایک صادق کا اِنکار کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضی مول نہیں لے سکتا۔اور اِس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسے شخص نے آپؑ پر ایمان نہ لاکر ایک دوسرے رنگ میں آپ کی تکذیب کی ہے۔اور تریاق القلوب میں بھی آپؑ نے یہی فرمایا ہے کہ میں اپنے دعویٰ کے اِنکار کرنے والے کو کافر نہیں کہتا لیکن اگر کوئی میری تکذیب کر کے خود ہی کافر بن جاتا ہے تو اِس میں میرا کیا قصور ہے؟ آپکی طرح یہی سوال کسی معترض نے حضرت مرزا صاحبؑ سے بھی کیا تھا۔اِس سوال کا جو مفصل جواب آپؑ نے حقیقۃ الوحی (صفحات ۱۶۷ تا ۱۶۹) میں دیا ہے وہاں سے آپ خود پڑھ لینا۔آپؑ فرماتے ہیں:۔

’’یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے اِنسان ٹھیراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر اِفتراء کرنیوالا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے جیسا کہ فرماتا ہے فمن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ کذبًا او کذب بایاتہ ط یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں ایک خدا پر اِفتراء کرنیوالا۔دوسرا خدا کی کلام کی تکذیب کرنیوالا۔پس جبکہ میں نے ایک مکذّب کے نزدیک خدا پر اِفتراء کیا ہے۔اِس صورت میں نہ صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا۔اور اگر میں مفتری نہیں تو بلا شبہ وہ کفر اُس پر پڑے گا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی ۱۹۰۷ء۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۷)

(ثانیاً) ملک صاحب! آپ لکھتے ہیں:۔

2. Mera Inkaar taiz talwar ki dhaar per haath rakhna hay. (I forgot the reference). Sayings of Hazrat Masih Maud AS.

’’میرا اِنکار تیز تلوار کی دھار پر ہاتھ رکھنا ہے۔‘‘ حوالہ آپ نے نہیں دیا۔بہر حال حضورؑ کے یہ الفاظ بہت واضح ہیں اور کوئی بھی سمجھدار شخص آپؑ کے مقام ومرتبہ کا اِنکار کر کے تیز تلوار کی دھار پر اپنا ہاتھ رکھنا پسند نہیں کرے گا۔آگے آپ لکھتے ہیں:۔

3. Regarding the Katbaa on the grave, I am sure Lahore Jamaat shall say that it was approved by Anjuman and later by Hazrat Khalifa Awwal.That means Hazrat Hakeem Noor-ud-Din was responsible for degrading the status of Hazrat Masih Maud AS.

جہاں تک قبر پر کتبے کا تعلق ہے تو مجھے یقین ہے کہ لاہور جماعت کہے گی کہ یہ کتبہ انجمن اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تصدیق شدہ تھا۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت حکیم نورالدین صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے مقام ومرتبہ کو گھٹانے کے ذمہ دار تھے؟؟

برادرم مشتاق احمد ملک صاحب! آپ جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق آپ سے پہلے دنیا میں ایک لاکھ چوبیس (۱۲۴۰۰۰) ہزار اَنبیا تشریف لائے۔جب یہ اَنبیا اپنی قوموں میں مبعوث ہوئے تو اُنکی قومیں دو حصوں میں بٹ گئیں۔قوم کی اکثریت نے اِن کا اِنکار کیا اور بہت ہی کم اقلیت اُنکے دعویٰ نبوت پر ایمان لائی۔برادرم ملک صاحب! کیا آپ مجھے کسی سابق ایک نبی یا رسول کی مثال دے سکتے ہیں کہ اُسکے ماننے والوں نے اُسکی وفات کے بعد اُسکی قبر پر لگے کتبہ سے اُسکے مقام ومرتبہ کا تعین کیا ہو؟؟ ایک لاکھ چوبیس ہزار اَنبیا ورُسل کو چھوڑتے ہوئے ہم قرآن مجید میں مذکورہ اَنبیا کی بات کرتے ہیں۔کیا قرآن مجید میں مذکورہ اَنبیا میں سے کسی ایک نبی یا رسول کی آپ مثال دے سکتے ہیں کہ اُس کی وفات کے بعد اُسکے ماننے والوں نے اُس کی قبر پر لگائے گئے کتبہ سے اُسکے مقام ومرتبہ کا تعین کیا ہو؟؟ گذشتہ اَنبیا میں سے کسی ایک نبی یا رسول کی مثال؟؟ قرآن مجید

میں مذکورہ دیگر اَنبیا کو بھی چھوڑ تے ہیں۔صرف اپنے آقا و مولا آنحضرت ﷺ کی مثال لیتے ہیں۔کیا اُمت مُسلمہ نے آنحضرت کے مقام و مرتبہ کا تعین کرنے کیلیۓ آپ ﷺ کی نعوذ باللہ وفات کا اِنتظار کیا تھا کہ آپکی وفات کے بعد جب آپ کی قبر پر کتبہ لگے گا تو اُمت کو کتبہ سے آپکے مقام و مرتبہ کا پتہ چل جائے گی؟ ہرگز نہیں۔تو پھر اِس سے زیادہ بھونڈی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے؟ آپکی اِس منطق کے مطابق اگر کوئی غیر مُسلم آنحضرت ﷺ کا مقام و مرتبہ جاننے کیلیۓ کہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے مزار کا کتبہ دیکھنا چاہتا ہوں تو کیا موجودہ حالات میں وہ اِس کتبہ کو دیکھ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔تو پھر ملک صاحب! آپ کن بے معنی سوالوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں؟ دراصل کسی بھی نبی اور رسول کے مقام و مرتبہ کا تعین اُس کی وحی یا الہام کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔قرآن مجید کیا ہے؟ یہ وہ وحی اور اَلہام ہے جو آنحضرت ﷺ کے حسین دل پر نازل ہوا تھا اور نہ صرف آنحضرت ﷺ اور دیگر سابق اَنبیا و رُسل کے مقام و مرتبہ کا تعین اِس کلام میں موجود ہے بلکہ آئندہ ظاہر ہونیوالے اَنبیا و رُسل کا مقام و مرتبہ بھی اِس کلام الٰہی میں موجود ہے۔لیکن یہ عرفان اُن لوگوں کیلیۓ ہے جو متقی اور بینا ہیں اور دیکھنے کیلیۓ روحانی آنکھیں رکھتے ہیں۔اب جب سارے اَنبیا و رُسل کے مقام و مرتبہ کا تعین اِن پر نازل ہونیوالے کلام الٰہی کی روشنی میں کیا گیا تو پھر حضرت مرزا صاحبؑ کے مقام و مرتبہ کا تعین کرنے کیلیۓ احباب جماعت لاہور یا آپ یہ پیمانہ کیوں بدل رہے ہیں؟؟ حضرت مرزا صاحبؑ کے بعد دراصل مذہبی دنیا میں یہ جدید روحانی بیماری پیدا ہوئی ہے۔برادرم ملک صاحب! معذرت کے ساتھ وفات یافتہ بزرگوں کے کتبوں سے اُن کے مقام و مراتب کا تعین کرنا دراصل کسی حقیقت کو جھٹلانے کیلیۓ ایک ناکام کوشش ہے۔جہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو آپ رضی اللہ عنہ حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کے بزرگ ترین صحابی اور اپنے تقویٰ و طہارت میں عدیم المثال تھے۔حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کے آقا آپکے متعلق فرماتے ہیں:۔

”میں رات دِن خدا تعالیٰ کے حضور چلّاتا اور عرض کرتا تھا کہ اے میرے ربّ میرا کون ناصر و مددگار ہے۔میں تنہا ہوں اور جب دُعا کا ہاتھ پے در پے اُٹھا اور فضائے آسمانی میری دُعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دُعا کو شرفِ قبولیت بخشا اور ربّ العالمین کی رحمت نے جوش مارا۔اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا۔۔۔اِس کا نام اِسکی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے۔۔۔جب وہ میرے پاس آکر مجھ سے ملا تو میں نے اُسے اپنے ربّ کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ میری اِس دُعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔“ (آئینہ کمالات اسلام ۱۸۹۳ء ترجمہ از عربی عبارت۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۸۱ تا ۵۸۳)

ملک صاحب! آپ نے یا کسی نے جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ پر حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کے مقام و مرتبہ کو گھٹانے کا الزام لگایا ہے وہ سراسر بے بنیاد ہے۔کوئی احمدی اس کا سوچ بھی نہیں سکتا۔مجھے اُمید ہے میرے متذکرہ بالا جواب کے بعد آپ کو اس الزام کے غلط ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہا ہوگا۔

Suggestion.

Can you please add these few stanzas of the poem in Persian by Hazrat Masih Maud AS at the end of your article about his Mazhab in Siraj Muneer zameema page

maa Musalmaaneem az fazle khuda

Mustapfa Mara Imam-o-Muqtada

'

'

'

'

Hasat oo kahirul Rusul Khairul Anaam

her Nabuwwat ra baro shud ikhtatam

In all there are about 14 stanzas that give the detailed beliefs of Hazrat Masih Maud AS in his own words.

Suggestion کے عنوان سے آپ نے اِس عاجز سے درخواست کی ہے کہ میں ''سراجِ منیر کے ضمیمہ'' میں مرقوم ''مثنوی'' میں سے چند اشعار اپنے مضمون کے آخر میں درج کروں۔آپ فرماتے ہیں کہ اِس میں حضرت صاحبؑ نے اپنا مذہب بیان فرمایا ہے۔ملک صاحب! اِس طویل فارسی نظم کے جس شعر کی تشریح کرنے کیلئے آپ نے بارہا مجھ سے سوال کیا تھا میں نے اپنے مضمون (حضرت بانئ سلسلہ احمدیہؑ کا مقام ومرتبہ) میں اِتفاق سے اِس شعر کی ایک سے زیادہ دفعہ تشریح کی ہے۔مثلاً۔

ہست اُوخیرالرسل خیرالانام ۔ ہر نبوّت را بروشد اِختتام

اِس طویل فارسی نظم کے چند اشعار میرے مضمون کے آخر پر لگوا کر اَب آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ اِس ای میل کے آخر میں آپ فرماتے ہیں کہ ''اِس نظم کے چودہ اشعار میں حضرت صاحبؑ نے اپنے الفاظ میں اپنا مذہب بیان فرمایا ہے''۔ملک صاحب! خاکسار نے حضرت بانئ سلسلہ احمدیہؑ کے مقام ومرتبہ کے سلسلہ میں آپؑ کے جو حوالہ جات پیش کیے ہیں کیا یہ حوالہ جات حضرت مرزا صاحبؑ کے الفاظ نہیں ہیں؟ اور کیا اِن الفاظ میں آپؑ نے اپنا مذہب اور اپنا مقام ومرتبہ بیان نہیں فرمایا ہے؟ میرا آپ سے سوال ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کا بذاتِ خود اُردو زبان میں اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہوا اپنا مقام ومرتبہ آپ کیلئے کیوں قابل قبول نہیں ہے؟؟؟

مورخہ ۱۴۔جولائی ۲۰۰۸ءکو آپکی دوسری ای میل

مورخہ ۱۴رجولائی ۲۰۰۸ءکو آپ نے پھر ایک ای میل مجھے بھیجی تھی۔لگتا ہے یہ ای میل آپکی نہیں بلکہ اِس ای میل میں آپ نے احباب جماعت لاہور کی وکالت کی ہے۔حالانکہ آپ پر فرض تھا کہ آپ غیر جانبداری کا مظاہرہ کرتے اور جلد بازی میں بغیر دلیل کے میرے مضمون کے متعلق جذباتی commmments نہ کرتے۔آپ فرماتے ہیں:۔

I have read your article #39 which was written in response to my request. Your response is very thorough but I feel you were not right when you said that Lahore Jammat does not regard Hazrat Masih Maud AS as zilli, baroozi, or Ummati Nabi or Rasool. Infact if you had read Mujjadid-e-Azam written by Dr Basharat Ahmed Sahib who has clearly explained the term Nabuwwat and Majjazi Nabuwwat you would have been more careful in giving your verdict.

ملک صاحب! اگر لاہور جماعت یہ یقین رکھتی ہے کہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہؑ اُمتی ظلی اور بروزی نبی ہیں تو پھر جھگڑا کس بات کا ہے؟ لیکن میں آپ کو بتا تا چلوں کہ وہ حضورؑ کو اُمتی، ظلی اور بروزی نبی اِن معنوں میں مانتے ہیں کہ اِس سے مراد صرف اور صرف ''محدثیت'' ہے۔یاد رہے کہ اُمت مسلمہ میں محدث تو بہت ہوئے ہیں۔مثلاً۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے نام کیساتھ تو ہمیشہ لفظ ''محدث'' لکھا جاتا ہے۔اِسی طرح دیگر سارے مجددین بھی بلا شبہ محدث تھے۔اب سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مرزا صاحبؑ اور بارہویں صدی ہجری کے مجدد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا مقام ومرتبہ ایک برابر ہے۔ہرگز نہیں۔اِسی ضمن میں حضرت مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں:۔

''غرض اِس حصۂ کثیر وحی الٰہی اور اُمورِ غیبیہ میں اِس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔اور جس قدر مجھ سے پہلے اَولیاء اور اَبدال اور اَقطاب اِس اُمت میں سے گزر چکے ہیں۔اُن کو یہ حصۂ کثیر اِس نعمت کا نہیں دیا گیا۔پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔کیونکہ کثرتِ وحی اور کثرتِ امورِ غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط اُن میں پائی نہیں جاتی۔'' (حقیقۃ الوحی ۱۹۰۷ء۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶ تا ۴۰۷)

اب سوال یہ ہے کہ اگر ہر ''محدث'' اُمتی، ظلی اور بروزی نبی ہوتا ہے تو پھر اُمت میں بیشمار محدث ہوگزرے ہیں۔لیکن حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ''اور جس قدر مجھ سے پہلے اَولیاء اور اَبدال اور اَقطاب اِس اُمت میں سے گزر چکے ہیں۔اُن کو یہ حصۂ کثیر اِس نعمت کا نہیں دیا گیا۔پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔'' اب آپ تقویٰ، انصاف اور دیانتداری سے بتائیں کہ حضرت مرزا صاحبؑ کا مقام ومرتبہ کیا صرف ایک محدث کا مقام ہے؟ ہرگز نہیں۔آپ بلا شبہ صرف ''محدث'' نہیں تھے بلکہ اُمت محمدیہ میں اب تک اکیلے اُمتی، ظلی، بروزی اور غلام نبی ہیں۔باقی خاکسار نے حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ کا مقام ومرتبہ دلائل کے ذریعہ آپؑ کے اپنے الفاظ میں ثابت کیا ہے۔حضرت مرزا صاحبؑ کے اپنے الفاظ سے بڑھ کر آپکے کسی مُرید کے الفاظ معتبر نہیں ہوسکتے۔اگر آپکے نقطۂ نظر سے ہوسکتے ہیں تو یہ آپکا نقطۂ نظر ہے میرا نہیں ہے۔جس طرح میں نے حضرت مرزا صاحبؑ کے مقام ومرتبہ کا اثبات کیا ہے۔اگر آپ نے اسی طرح دلائل کیساتھ میرے مضمون کو جھٹلا دیا تو میں اپنے پیش کردہ دلائل پر ازسرِ نو غور کروں گا۔میں نے جو کچھ لکھا ہے غیر جانبداری کیساتھ بڑے غور وفکر اور بڑی تحقیق کے بعد لکھا ہے۔اس لیے اس سے آپ کو ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔مزید آپ فرماتے ہیں:۔

Regarding the stone on the grave of Hazrat Sahib it was mounted and approved by the Anjuman which included 6 members that remain with in Qadian after Split. The said stone was also approved by Hazrat Khalifat-ul-Masih Maulana Noor-ud-Din. Does it mean Mirza Mahmud delibrated degraded the the status of his father Hazrat Masih Maud AS.

کسی برگزیدہ ہستی کی قبر کے کتبہ سے متعلق میں کافی بیان کر آیا ہوں۔ لہٰذا مزید اِس پر کچھ کہنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ آگے آپ فرماتے ہیں:۔

The 2 references from Seeratul Mahdi and Zikr-e-Habib are irrelevant as these books were written during the Khilafat of Mirza Mahmud AS.

اگر ''سیرت المہدی'' اور ''ذکرِ حبیب'' کے حوالے غیر متعلقہ (Irrelevant) ہیں تو پھر کتاب ''مجددِ اعظم'' کے حوالے متعلقہ (relevant) کس طرح ہو سکتے ہیں؟؟؟

مزید آپ لکھتے ہیں:۔

Regarding the change of Status in 1901, I feel is also not correct. Will you change your claim in future if Allah instructs you??

خاکسار نے ۱۹۰۱ء کے بعد حضرت مرزا صاحبؑ کے عقیدہ میں تبدیلی کے متعلق حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کے اپنے الفاظ پیش کیے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

''اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے، وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی اَمر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اُس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے مجھے اِس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اِس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔'' (حقیقۃ الوحی ۱۹۰۷ء۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۴)

ملک صاحب! اگر آپ کو حضرت مرزا صاحبؑ کے اپنے الفاظ سے تسلی نہیں مل سکتی تو میں اِس سے زیادہ تسلی آپ کو کیا دے سکتا ہوں۔ صرف آپ کیلئے دعا کر سکتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کی طرح بذریعہ الہام میرے کسی عقیدہ میں تبدیلی فرما دی تو مجھے اپنا عقیدہ بدلنے میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟؟؟ اِس وقت میرا یہی عقیدہ ہے اور کسی دلیل کے بغیر آپ حضرات کے کہنے سے میں حضرت مرزا صاحبؑ کے مقام و مرتبہ کے متعلق اپنا عقیدہ نہیں بدل سکتا۔ معذرت خواہ ہوں۔ ملک صاحب! آپ کو چاہیے کہ آپ ایک مؤقف پر قائم ہوں۔ خالی یہ کہنا کہ میں پیدائشی احمدی ہوں کافی نہیں۔ اِس وقت احمدیوں میں کافی گروپ بن چکے ہیں اور اِن گروپوں میں سے ایک گروپ حق پر قائم ہے باقی سارے غلطی خوردہ ہیں۔ آپ جس گروپ میں شامل ہونا چاہتے ہیں تحقیق کے بعد اِعلانیہ اِس میں شامل ہو جائیں اور پھر اِدھر اُدھر بھاگنے کی بجائے اَپنے اِس مؤقف پر ڈٹ جائیں۔

ملک صاحب! ایک دفعہ ٹیلی فون کی گفتگو کے دوران آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ نے بوقت بیعت حضرت مرزا صاحبؑ سے فرمایا تھا کہ کیا میں اپنے سابقہ عقائد کو برقرار رکھتے ہوئے آپؑ کی بیعت کر سکتا ہوں؟؟ آپکے بقول حضرت مرزا صاحبؑ نے جواباً فرمایا کہ ہاں آپ کر سکتے ہیں۔ ملک صاحب! آپ نے یہ جو الزام حضرت مولوی نور الدینؓ پر لگایا ہے۔ کیا آپ مجھے جماعت احمدیہ کے کسی معتبر ذریعہ سے اس کا ثبوت دے سکتے ہیں؟؟ ملک صاحب! میرا دل کہتا ہے کہ ممکن نہیں ہے کہ حضرت مولوی نور الدینؓ نے حضرت مرزا صاحبؑ سے ایسی گستاخی کی ہو؟؟ حضرت مولوی صاحبؓ کا تو یہ حال تھا کہ وہ بیعت کیلئے حضرت مرزا صاحبؑ کے پیچھے پیچھے بھاگتے پھر رہے تھے۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنے اس دلی دوست سے فرمایا کہ ابھی میں نے بیعت لینی شروع نہیں کی ہے۔ پھر حضرت مولوی صاحبؓ نے آپؑ سے وعدہ لیا کہ جب آپؑ بیعت لیں تو میں آپکی سب سے پہلے بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے ازراہِ شفقت جواباً فرمایا۔ کہ ٹھیک ہے۔ آپ پہلے بیعت کرنا۔ بعد ازاں حضورؑ نے اِس وعدہ کو نبھایا بھی۔ ملک صاحب! آپ نے ایسے برگزیدہ اِنسان کے متعلق یہ مجھ سے کہا کہ اُس نے بوقت بیعت حضرت مرزا صاحبؑ سے یہ کہا تھا کہ میں اپنے سابقہ عقائد برقرار رکھتے ہوئے آپکی بیعت کر سکتا ہوں۔ میرے محترم! آپ سوچیں کہ کیا جماعت احمدیہ میں پہلی بیعت کرنیوالی اس شخصیت یعنی حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اولؓ کے متعلق کوئی احمدی ایسا سوچ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ آپ نے جب یہ الفاظ مجھے کہے تھے کیا آپ اُس وقت ہوش و حواس میں تھے؟؟ لگتا ہے آپ ہوش میں نہیں تھے۔ جناب من! آپ نے کسی کی بیعت کرنی ہے یا نہیں کرنی۔ یہ آپ کا ذاتی فیصلہ ہے اور آپ اِس میں بالکل آزاد ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ میں صدیق احمدیت پر اِتنا بڑا الزام لگانے کا آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ آپکے اِس ہوائی بیان سے مجھے کتنا دُکھ پہنچا اس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ آپ ایک دفعہ میرے پاس تشریف لائے تھے۔ میں اِسکی قدر کرتا ہوں۔۔۔ اللہ تعالیٰ آپکو

جس شخص کے پاس لایا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر احسان تھا۔ آپ اس احسان کی قدر کریں نہ کہ بعض ناسمجھ لوگوں کے پیچھے لگ کر حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اولؓ کی ذات بابرکات پر کیچڑ اُچھالتے پھریں۔

آخر میں ایک بار پھر یہ عرض کروں گا کہ جس طرح میں نے آپکے مرسلہ پمفلٹ ''آئین پاکستان اور مسلمان فرقہ احمدیہ'' پر تبصرہ کیا ہے۔ اسی طرح آپ یا احباب جماعت لاہور میرے مضمون ''حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کا مقام و مرتبہ'' پر اُردو زبان میں تبصرہ کریں اور اِس تبصرہ کو اپنی کسی ویب سائٹ پر لگائیں اور ساتھ ہی میری طرف بھی اِسے ای میل کردیں تو میں اِنشاءاللہ تعالیٰ آپکے تبصرے پر بھی ضرور تبصرہ کروں گا۔ خاکسار اپنے مضمون پر اُردو زبان میں آپکے تبصرے کا انتظار کرے گا۔ آپ سے درخواست ہے کہ اگر میرے مضمون ''حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کا مقام و مرتبہ'' سے آپکی تسلی نہیں ہوئی تو آپ تقویٰ سے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی طلب کریں۔ میری آپ کیلئے دعا ہے کہ وہ آپکی راہنمائی فرمائے آمین۔ آپ اور آپکی فیملی کیلئے نیک تمنائیں۔ شکریہ

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

۲۴/جولائی ۲۰۰۸ء

☆☆☆☆☆☆☆